روزنامہ
الفضل
ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ | جمعرات ۲۸ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ، ۳۰ وفا ۱۳۷۱ہش، ۳۰ جولائی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۷۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی نصیحتوں کے اثر پر نظر رکھیں

"بعض لوگ اس رنگ میں نصیحت کرتے ہیں کہ گلے سے بات اتاری اور کہتے ہیں ٹھیک ہے ہم نے جو کہہ دیا کہہ دیا اب آگے تم جانو اور تمہارا کام جانے اور کچھ لوگ ہیں جو نصیحت کرنے کے بعد اس کے اثر کو دیکھتے ہیں۔ اثر نہیں پڑتا تو ان کا دل غم سے ہلکان ہونے لگتا ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ بڑی غلطی ہے جو لوگ کوشش اور سعی تو کرتے نہیں اور پھر چاہتے ہیں کہ ہمیں ذوق شوق اور معرفت اور اطمینانِ قلب حاصل ہو جبکہ دنیوی اور سفلی امور کے لئے محنت اور صبر کی ضرورت ہے تو پھر خدا تعالیٰ کو پھونک مار کر کیسے پا سکتا ہے۔ دنیا کے مصائب اور مشکلات سے کبھی گھبرانا نہیں چاہیئے۔ اس راہ میں مشکلات کا آنا ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مصائب کا سلسلہ دیکھو۔ کس قدر لمبا تھا۔ تیرہ سال تک مخالفوں سے دکھ اٹھاتے رہے۔ مکہ والوں کے دکھ اٹھاتے اٹھاتے طائف گئے اور وہاں سے پتھر کھا کر آئے پھر اور کونسا شخص ہے جو ان مصائب کے سلسلہ سے الگ ہو کر خدا شناسی کی منزلوں کو طے کرے؟

جو لوگ چاہتے ہیں کہ ہمیں کوئی محنت اور مشقت نہ کرنی پڑے وہ بیہودہ خیال کرتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۲۴۰)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں وہ ایک ہی ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کر لوں کہ یہ خدمتِ دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے خدا کے رسول کے لئے، خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے .....

ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمت دین کی نیت باندھ لیں جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۷)

واقفین نو بچوں کی تعلیم و تربیت کے بارہ میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا:

"اس عمر کے بچوں پر جو نقش آپ نے منقش کر دئے اگر وہ جہنم میں لے جانے والے نقش ہیں تو بچوں سے ہی نہیں آپ سے بھی پوچھا جائے گا۔ اور اگر ایسے نقش منقش کر دئے جو جنت کے رہنے والوں کے نقوش ہوتے ہیں تو پھر آپ بڑے خوش نصیب ہیں کیونکہ آپ کی اولاد در اولاد در اولاد کی نیکیاں بھی آپ کے نام پر ہمیشہ لکھی جائیں گی۔ اور آپ کے درجات کی بلندی کا موجب بنتی جائیں گی۔"

(خطبہ فرمودہ ۱۹۔ دسمبر ۱۹۸۶ء)

آپ خدا سے تعلق بڑھائیں اور اس پر انحصار کریں

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

"اگر خدا کا فضل شامل حال نہ ہو تو چھوٹے سے چھوٹے گھر کا انتظام بھی چلایا نہیں جا سکتا۔ چھوٹی سی چھوٹی ذمہ داری کو بھی ادا نہیں کیا جا سکتا اور اگر خدا کا فضل شامل حال ہو جائے تو بڑی سے بڑی سلطنت کا انتظام چلانا بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ ہر پہلو سے آسان ہو جاتا ہے۔ خود بخود چلنے لگتا ہے ..... پس اس بات کو یاد رکھیں کہ جماعتی ذمہ داریاں بڑھنے کے نتیجہ میں جہاں آپ کی ذمہ داریاں بڑھتی ہیں وہاں اللہ سے تعلق رکھنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی ذمہ داریاں بڑھتی ہیں اور وہ بندے جو خدا سے پیار کرتے ہیں اور خدا پر انحصار کرتے ہیں۔ ان کے کام خدا خود آسان کر دیتا ہے اور ان کے کام از خود رواں ہو جاتے ہیں۔ اس لئے سب سے بڑی نصیحت یہ ہے کہ کاموں کے بڑھنے کے نتیجے میں آپ خدا سے تعلق بڑھائیں اور اس پر انحصار کریں۔ اس کا برعکس بہت ہی خطرناک ہے۔ جہاں آپ یہ خیال کریں کہ گویا آپ کے زور پر کام چل رہے ہیں۔ وہاں نفسانیت کا کیڑا داخل ہو جاتا ہے جو نیک اعمال کو کھانے لگتا ہے اور وہیں کاموں میں خرابی کی بنیادیں پڑ جاتی ہیں، خرابی کا آغاز شروع ہو جاتا ہے اس لئے وہ لوگ جو خدا ہی پر توکل رکھتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ سارے کام خدا کے فضلوں سے چلیں گے۔ وہ ہمیشہ دعاؤں میں مصروف رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے کام بہتر ہوتے چلے جاتے ہیں اور بہتر ہونے کے نتیجے میں ان کو تکبر کی ٹھوکر نہیں لگتی بلکہ انکسار بڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر توکل بڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے محبت بڑھتی ہے اس کے دل میں تشکر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اور اس کے ردّ عمل کے نتیجہ میں پھر خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہوتا ہے کہ جو بھی میرا شکر گزار بندہ ہو گا اس کو میں مزید دوں گا۔

پس سب سے اہم نکتہ یہی ہے جس کو آپ یاد رکھیں۔ پلے باندھ لیں کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی بھلائیں نہیں کہ انتظام خواہ کتنے ہی بڑے اور وسیع تر ہوتے چلے جائیں خدا کے فضل سے چلیں گے اور جو لوگ خدا سے تعلق رکھتے ہیں ان کے کام آسان ہو جایا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ خود اپنے فضل سے وہ کام بنا دیتا ہے اس لئے اپنا تعلق بڑھائیں اور پھر دعاؤں میں زور دیں اور یاد رکھیں کہ جب بھی کوئی مشکل پیش آئے سب سے پہلے خیال دعا کا ہونا چاہیئے اور سب سے پہلا سہارا خدا کو ڈھونڈنا چاہیئے۔ یہ عادت زندگی بھر آپ کے کام آئے گی اور ہمیشہ آپ کے سارے کام آسان کرتی چلی جائیگی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱، ستمبر ۱۹۹۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۰۔ وفا ۱۳۷۱ ہش ۳۰۔ جولائی ۱۹۹۲ء

سفر وسیلۂ ظفر

کہتے ہیں سفر وسیلۂ ظفر ہے۔ اور چونکہ سفر حرکت کا متقاضی ہے اس لئے حرکت میں برکت ہے کے مطابق سفر کامیابی کا ذریعہ بن جاتا ہے بات تو چھوٹی سی ہے لیکن ہے بہت قابلِ غور۔ سفر کو سقر بھی کہا گیا ہے اور وہ اس لئے کہ گھر میں جو آرام ملتا ہے وہ سفر میں کہاں۔ سفر کتنا بھی آرام دہ کیوں نہ ہو سفر ہی ہے اور کسی نہ کسی حد تک مشکلات کا باعث۔ یہ الگ بات ہے کہ سفر کے شوق میں ہم مشکلات کو مشکلات ہی نہ سمجھیں

سفر شاید بغیر کسی کوشش کے بھی وسیلۂ ظفر بن سکتا ہو۔ آخر قسمت میں لکھی چیز مل کر رہتی ہے۔ لیکن سفر صرف قسمت پر انحصار کا نام نہیں ہے۔ کوشش کرنی پڑتی ہے اور کوشش بھی بالارادہ۔ اور اس طرح اسے وسیلۂ ظفر بنایا جاتا ہے۔ گویا کہ اگرچہ کہا تو یہ جاتا ہے کہ سفر وسیلۂ ظفر ہے لیکن اصل۔ اور درست۔ بات یہ ہے کہ سفر کو وسیلۂ ظفر بنایا جانا چاہیئے۔

اس سے بہت سے سبق سیکھے جاتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دنیا میں گھومو پھرو۔ تو تمہیں بہت کچھ دکھائی دے گا۔ دکھائی دینے کا عمل ہمارے علم میں اضافہ کرتا ہے۔ اور علم میں اضافہ وسیلۂ ظفر ہے۔ پس ہمیں ہر سفر سے سبق سیکھنے چاہئیں۔ ہر سفر میں آنکھیں بھی کھلی رکھنی چاہئیں۔ اور کان بھی۔ اور ان دونوں ذرائع سے اپنے علم کو بڑھاتے ہوئے یہ ثابت کر دینا چاہیئے کہ سفر واقعی کامیابی کا ذریعہ ہے۔

زندگی بھی ایک سفر ہے۔ کسی نے کہا ہے کہ ہر صبح سفر۔ ہر شام سفر۔ اس دنیا کا انجام سفر۔ گویا کہ زندگی سفر ہی سفر ہے۔ اور اگر یہ سفر ہی سفر ہے تو اسے تو بہت زیادہ وسیلۂ ظفر ہونا چاہیئے۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ زندگی کو تو ہمیں بہت زیادہ وسیلۂ ظفر بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اسے کامیاب بنانا چاہیئے اور اس کی کامیابی کو چار چاند لگانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور یہ بھی صرف اس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ اس میں حرکت پیدا کی جائے تاکہ یہ حرکت برکت کا باعث ہو۔ اس کیلئے کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ نہیں کہ یہ سفر جیسے کیسے بھی ہوا گذار لیا۔ ایسا کیوں کیا جائے۔ ہم آنکھیں کھلی رکھیں۔ اور کان بھی کھلے رکھیں۔ ہم دیکھیں بھی اور سنیں بھی۔ اور دیکھ کر اور سن کر اپنی زندگی کو حرکت کے ذریعہ بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ سفر وسیلۂ ظفر ہے۔ زندگی ایک سفر ہے۔ اسے کامیاب بنائیے۔

منصف سے تقاضا ہے کہ انصاف کرے وہ
لوگ اس کو ڈرائیں تو خدا ہی سے ڈرے وہ
کب تک ہے اسے سانس کی ڈوری پہ بھروسہ
نیّت ہے اگر صاف تو آہیں نہ بھرے وہ

ابو الاقبال

نرالی ہے سب سے غلاموں کی دنیا
سسکتے ہوئے تشنہ کاموں کی دنیا

نہ اس میں حقیقت نہ اس میں صداقت
نہ عزّت نہ غیرت نہ صولت نہ شوکت

نہ دولت نہ دولت کے اسباب اس میں
پریشانیوں کے فقط خواب اس میں

نہ عزّت کا کھانا نہ عزّت کا پینا
نہ عزّت کا مرنا نہ عزّت کا جینا

یہ دنیا ہے خوف اور وحشت کی وادی
ہیں بھیڑوں سے بڑھ کر غلامی کے عادی

نہ کھائی ہوا جس نے آزادیوں کی
وہ دنیا عمارت ہے بربادیوں کی

قفس ہے قفس ہے نہیں آشیانہ
ہے زہرِ ہلاہل نہیں آب و دانہ

غلاموں کے تن میں لہو کب لہو ہے
ہے مے جس سے پُر ظالموں کا سبو ہے

غلاموں کے کردار اطوار باطل
محبّت فضول اور ایثار باطل

روشن دین تنویر

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"نمازوں کو سنوار کر پڑھو کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے اور اسی میں ساری لذّات اور خزانے بھرے ہوئے ہیں۔ صدقِ دل سے روزے رکھو۔ صدقہ وخیرات کرو۔ درود و استغفار پڑھا کرو۔ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو۔ ہمسایوں سے مہربانی سے پیش آؤ۔ بنی نوع بلکہ حیوانوں پر بھی رحم کرو۔ ان پر بھی ظلم نہ چاہیئے۔ خدا سے ہر وقت حفاظت چاہتے رہو کیونکہ ناپاک اور نامراد ہے وہ دل جو ہر وقت خدا کے آستانہ پر نہیں گرا رہتا وہ محروم کیا جاتا ہے۔ دیکھو اگر خدا ہی حفاظت نہ کرے تو انسان کا ایک دم گذارہ نہیں۔ زمین کے نیچے سے لے کر آسمان کے اوپر تک ہر طبقہ اس کے دشمنوں سے بھرا ہوا ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی منظوم کلام

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

حِبٌّ لَنَا نُحِبُّہٗ نَتَحَبَّبُ
وَعَنِ الْمَنَازِلِ وَالْمَرَاتِبِ نَرْغَبُ

ہمارا ایک دوست ہے اور ہم اس کی محبت سے پُر ہیں۔ مراتب اور مناصب سے ہمیں بے رغبتی اور بے حد نفرت ہے۔

اِنِّیْ اَرَی الدُّنْیَا وَبَلْدَۃَ اَھْلِھَا
جَدُبَتْ وَاَرْضُ وِدَادِنَا لَا تَجْدُبُ

میں دیکھتا ہوں کہ دنیا اور اس کے طالبوں کی زمین قحط زدہ ہو گئی ہے یعنی جلدی تباہ ہو جائے گی۔ اور ہماری محبت کی زمین کبھی قحط زدہ نہیں ہو گی۔

یَتَمَایَلُوْنَ عَلَی النَّعِیْمِ وَاِنَّنَا
مِلْنَا اِلٰی وَجْہٍ یَسُرُّ وَیُطْرِبُ

لوگ دنیا کی نعمت پر جھکتے ہیں مگر ہم اس منہ کی طرف جھک گئے ہیں جو خوشی پہنچانے والا اور طرب انگیز ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں اللہ تعالیٰ سے اپنی محبت کا ذکر فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں ہماری یہ کیفیت ہو گئی ہے کہ ہم دنیا میں کوئی مرتبہ اور کوئی عہدہ نہیں چاہتے۔ بلکہ ان مراتب اور ان عہدوں سے ہمیں کلی طور پر بے رغبتی اور نفرت ہو گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے محبت کرے اللہ تعالیٰ جو کون و مکاں کا مالک ہے جو سب مرتبوں اور عہدوں سے بالاتر ہے۔ اسے کسی اور مرتبے کی کیسے ضرورت پیش آسکتی ہے اور اس کے دل میں یہ کیسے خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ ایک طرف خدا تعالیٰ کو بھی حاصل کیا جائے اور دوسری طرف دنیاوی مراتب کی طرف بھی رغبت پائی جائے۔ حضور فرماتے ہیں کہ میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ جو لوگ دنیا کے طالب ہیں۔ دنیا کی خواہشات میں مرے جاتے ہیں۔ جنہیں یہ خواہش ہے کہ دنیاوی مراتب اور عہدے انہیں ملیں اور اس کے لئے وہ ہر قسم کی کوشش کرتے رہتے ہیں انکی زمین قحط زدہ ہو گئی ہے یعنی یہ مرتبے اور یہ عہدے سب کے سب فنا ہونے والے ہیں۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ یہ عہدے زیادہ دیر قائم نہیں رہتے لیکن جہاں تک اللہ تعالیٰ سے محبت کا تعلق ہے یہ ایسی زمین ہے کہ کبھی قحط کے قریب نہیں جا سکی۔ اللہ تعالیٰ سے محبت پیدا ہو جائے تو یہ محبت ہمیشہ بڑھتی رہتی ہے۔ کیونکہ یہ محبت ہمیشہ دوطرفہ ہوتی ہے۔ جب انسان خدا سے محبت کرتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی اس انسان سے محبت کرنے لگ جاتا ہے۔ بلکہ انسان کی محبت تو ایک ذرا سی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی محبت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور یہ محبت دوطرفہ ہونے کی وجہ سے کبھی ختم نہیں ہو سکتی اور کہا جا سکتا ہے کہ اس محبت کی زمین ایسی ہے جس پر قحط کبھی اپنا ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ حضور فرماتے ہیں کہ لوگ تو دنیا کی نعمتوں پر جھکتے ہیں۔ ہمہ وقت انہیں یہی خواہش رہتی ہے کہ یہ مل جائے اور وہ مل جائے کبھی وہ اس کی طرف دیکھتے ہیں اور کبھی اس کی طرف دیکھتے ہیں۔ کبھی کچھ مل جاتا ہے اور کبھی کچھ نہیں ملتا اور اس طرح ان کی زندگی حسرت کی آماجگاہ بن جاتی ہے لیکن حضور فرماتے ہیں کہ ہم تو اس خدا کی طرف جھکتے ہیں جو خوشیاں پہنچانے والا ہے جو خدا خوشیاں پہنچانے والا ہے اگر انسان اس کا ہو جائے تو اسے ہمیشہ خوشی ہی میسر آئے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کے لئے ایسے سامان پیدا کرے گا کہ وہ خوش بخوش رہے اور اپنی زندگی کو راحت کے ساتھ گذارے۔ اگرچہ اس راحت کا مطلب دنیاوی راحت نہیں دینی راحت ہے لیکن اللہ تعالیٰ جو خوشیاں پہنچانے والا ہے۔ جب انسان اس کی طرف جھک جاتا ہے تو انسان کے ساتھ جو واقعہ بھی ہو جن حالات میں سے وہ گذرے وہ یہی سمجھتا ہے اور یقین سے پُر ہوتا ہے کہ یہ تمام باتیں اس کے لئے راحت مہیا کر رہی ہیں۔ زخم پہنچتا ہے تو وہ اسے مرہم سمجھتا ہے اسے تکلیف دی جاتی ہے تو اسے راحت تصور کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اسے یہ توفیق دیتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کو نہایت اطمینان سے گذارے۔ حضور نے یہ باتیں ہماری رہنمائی کے لئے فرمائی ہیں کہ اگر ہم بھی دنیاوی عہدوں اور مراتب کے پیچھے دوڑنے کی بجائے خدا تعالیٰ کے پیچھے دوڑیں۔ خدا تعالیٰ کے ہو جائیں خدا سے سب کچھ مانگیں تو یقیناً ہمیں کبھی کسی حسرت اور یاس کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ تو خوشیاں ہی خوشیاں دینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو کچھ ہمیں دے گا اس میں خدا کے فضل سے ایک خوشی کا عنصر نمایاں ہو گا۔ اور ہم نہایت اطمینان کے ساتھ زندگی بسر کریں گے۔

اے خدا تو ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرما کہ ہم کلی طور پر تیرے ہو جائیں۔ اور تیری محبت کو حاصل کر سکیں۔

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

رمضان کا مہینہ اُن مقدس ایام کی یاد دلاتا ہے جن میں قرآن کریم جیسی کامل کتاب کا دنیا میں نزول ہوا۔ وہ مبارک دن وہ دنیا کی سعادت کی ابتداء کے دن۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکت کے دروازے کھولنے والے دن، جب دنیا کی گھناؤنی شکل اس کے بدصورت چہرے اور اس کے اذیت پہنچانے والے اعمال سے تنگ آکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں جاکر اور دنیا سے منہ موڑ کر اور اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑ کر صرف اپنے خدا کی یاد میں مصروف رہا کرتے تھے ......

اپنی تنہائی کی گھڑیوں میں اپنی جدائی کے اوقات میں اور اپنی غور و فکر کی ساعات میں رمضان کا مہینہ آپ پر آگیا اور جہاں تک معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے چوبیسویں رمضان کو وہ جو دنیا کو چھوڑ کر علیحدگی میں چلا گیا تھا۔ اسے اس کے پیدا کرنے والے اس کی تربیت کرنے والے اس کو تعلیم دینے والے اور اس سے محبت کرنے والے خدا نے حکم دیا کہ جاؤ اور جاکر دنیا کو ہدایت کا رستہ دکھاؤ اور بتایا کہ تم مجھے تنہائی میں اور غارِ حرا میں ڈھونڈتے ہو مگر میں تمہیں مکہ کی گلیوں اور ان کے شور و شغب میں ملوں گا۔ جاؤ اور اپنی قوم کو پیغام پہنچا دو کہ میں نے تم کو ادنیٰ حالت میں پیدا کر کے اور پھر ترقی دے کر اس لئے دنیا میں نہیں بھیجا کہ کھاؤ پیو اور مر جاؤ اور کوئی سوال تم سے نہ کیا جائے۔

آپؐ اس آواز کو سن کر حیران رہ گئے۔ آپؐ نے جبرائیل کو حیرت سے دیکھ کر کہا کہ میں تو پڑھنا نہیں جانتا یعنی اس قسم کا پیغام مجھے عجیب معلوم ہوتا ہے۔ کیا یہ الفاظ میرے منہ سے مکہ والوں کے سامنے زیب دیں گے۔ کیا میری قوم ان کو قبول کر لے گی اور سنے گی۔ مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ کو متواتر حکم دیا گیا کہ جاؤ اور پڑھو۔ جاؤ اور پڑھو۔ جاؤ اور پڑھو۔ تب آپ نے اس آواز پر اس ارشاد کی تعمیل میں تنہائی کو چھوڑا اور جلوت اختیار کی۔ مگر وہ کیسی مجلس تھی۔ وہ ایسی نہ تھی کہ جس میں ایک دوست بیٹھ کر دوسرے دوست کے سامنے اپنے شکوے بیان کرتا ہے۔ وہ ایسی مجلس نہ تھی جس میں دوست اپنے دوست کے خوش کرنے والے حالات سنتا اور اس سے لطف اٹھاتا ہے وہ ایسی مجلس نہ تھی جس میں انسان اپنی ذہنی کوفت اور تھکان دور کرتا ہے وہ قصوں، کہانیوں والی مجلس نہ تھی۔ شعر و شاعری کی مجلس نہ تھی۔ وہ ایسی مجلس نہ تھی جس میں مباحثات اور مناظرات ہوتے ہیں بلکہ وہ مجلس ایسی تھی جس میں ایک طرف سے متواتر اور پیہم اخلاص کا اظہار ہوتا تھا تو دوسری طرف سے متواتر اور پیہم گالیاں۔ دشنام۔ ڈراوے اور دھمکیاں ملتی تھیں۔ وہ ایسی مجلس تھی جس میں ایک دفعہ جانے کے بعد دوسرے دن جانے کی خواہش باقی نہیں رہتی وہ ایسی گالیاں اور ایسے ڈراوے اور ایسی دھمکیاں ہوتی تھیں کہ ایک طرف ان کے دینے والے سمجھتے تھے کہ اگر اس شخص میں کوئی حِس باقی ہے تو کل اس کے منہ سے ایسی بات ہرگز نہیں نکلے گی۔ وہ خوش ہوتے تھے کہ آج ہم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان بند کر دی ہے اور

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔

تلقینِ عمل

یہ باتیں ان لوگوں کے متعلق ہیں جن کے دلوں پر بدیوں کی وجہ سے زنگ نہ لگ چکا ہو۔ مگر بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہیں بدیوں کا علم ہوتا ہے مگر باوجود اس کے وہ انہیں چھوڑ نہیں سکتے۔ ان کا کیا علاج ہے۔ مثلاً ایسے لوگ ہیں جنہیں پتہ ہے کہ نماز نہ پڑھنا گناہ ہے۔ مگر نہیں پڑھتے۔ جانتے ہیں کہ قتل کرنا گناہ ہے مگر چھوڑ نہیں سکتے۔

اس سوال کا ایک تفصیلی جواب ہے مگر نہ وہ اس وقت لیکچر میں بیان ہو سکتا ہے اور نہ کسی چھوٹی موٹی کتاب میں لکھا جا سکتا ہے۔ پس میں دس پندرہ نکتے اس سوال کے جواب میں اختصار کے ساتھ بیان کر دیتا ہوں۔

(۱) ایسے انسان کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کے دل پر زنگ لگ گیا ہے اور کوئی روک پیدا ہو گئی ہے جو اسے نیکی نہیں کرنے دیتی اور بدی سے بچنے نہیں دیتی۔ اور یہ شامت اعمال ہے۔ یعنی پچھلے گناہوں کا نتیجہ ہے۔ اس کے لئے پہلا علاج یہ ہے کہ استغفار کر کے خدا تعالیٰ سے گذشتہ گناہوں کی معافی مانگے۔

استغفار کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ اس کے معنے پردہ ڈالنے کے ہیں۔ اور یہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک حالت میں تو استغفار یہ ہوتا ہے کہ استغفار کرنے والا کہتا ہے کہ خدایا ان گناہوں کو جو میں کر چکا ہوں مٹا دے یا جن میں گرفتار ہوں ان کو دور کر دے اور دوسرا درجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کہتا ہے۔ الٰہی مجھ میں گناہ پیدا ہی نہ ہو۔ جب انبیاء کے متعلق استغفار آتا ہے تو اس کے یہی معنی ہوتے ہیں کہ گناہ کبھی پیدا نہ ہو۔ دوسرا طریق یہ ہے کہ انسان اپنے اندر معرفت پیدا کرے۔ معرفت کے یہ معنے ہیں کہ صفاتِ الٰہیہ کو اپنے دل پر جاری کرکے صفات الٰہیہ کا مطالعہ کرے۔ اور ان کو جذب کرنے کی کوشش کرے۔ مثلاً خدا تعالیٰ کی رحمانیت کو دیکھے کہ اس نے مجھ پر کتنے احسان کئے ہیں اور جب وہ کہتا ہے کہ میرے بندوں کو اپنے مال سے دو۔ تو میں کیوں نہ دوں۔ اس طرح خدا تعالیٰ کی صفات پر غور کرنے سے بدیوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا ملکہ پیدا ہو گا۔

۳۔ نیکی کے نیک انجام اور بدی کے بد انجام پر غور کرے۔ یعنی یہ دیکھے کہ فلاں نے نیکی کی تو اسے یہ فائدہ پہنچا۔ اور فلاں نے بدی کی تو اسے یہ نقصان اٹھانا پڑا۔ اس سے بھی عرفان حاصل ہوتا ہے۔

۴۔ جب یہ تینوں باتیں کر لے تو چہارم یہ کرے کہ توبہ کرے۔ توبہ کا مفہوم یہ ہے۔ گذشتہ گناہوں پر ندامت۔ یہ حالت دل میں پیدا ہو۔ جو فرائض ادا کرنے سے رہ گئے ہوں وہ ادا کرے مگر نماز ایک ایسا فرض ہے کہ وہ رہا ہوا پھر پورا نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے لئے استغفار ہی ہے۔ جو گناہ خدا نے چھپائے ہوئے ہوں یعنی جن پر خدا تعالیٰ نے پردہ ڈالا ہو ان کے علاوہ جس جس کے گناہ یاد ہوں اس سے معافی مانگے۔ جن کو اس سے نقصان پہنچ چکا ہو ان کو فائدہ پہنچائے یعنی ان سے حسن سلوک کرے۔ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرے۔ نفس کو نیکی کی طرف راغب کرے۔ یہ توبہ کی شرطیں ہیں انکو بجالائے تب توبہ حقیقی توبہ کہلا سکے گی اور منظور ہو گی۔

(۵) انسان یہ نہ خیال کرے کہ اخلاص نہیں ہے بلکہ اپنی ذمہ داری سمجھ کر نیک کام کرتا ہی جائے۔ مثلاً صدقہ دینے پر تکلیف ہو تو دیتا ہی رہے یا نماز میں توجہ نہ قائم رہے تو بار بار پڑھتا رہے اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ انسان کا فرض یہی ہے کہ کام میں لگا رہے ہمت نہ ہارے۔ میں نے کئی دفعہ سنایا ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے تھے۔ ایک مرید اپنے پیر کو ملنے کے لئے آیا۔ اور انہیں کے پاس ٹھہر گیا۔ رات کو پیر صاحب دعا کرتے رہے کہ الٰہی فلاں کام ہو جائے۔ آخر آواز آئی۔ یہ کام تو نہیں ہو گا۔ یہ آواز مرید نے بھی سن لی۔ اس پر وہ حیران ہوا کہ اچھے پیر صاحب ہیں ہم تو ان سے دعا کرانے کے لئے آتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے انہیں یہ جواب ملتا ہے کہ تمہاری دعا منظور نہیں کی جائے گی۔ خیر وہ چپکا ہو رہا۔ دوسرے دن پھر اسی طرح ہوا کہ پیر صاحب ساری رات دعا کرتے رہے۔ آخر انہیں پھر وہی جواب ملا۔ مرید اور بھی زیادہ حیران ہوا تیسرے دن پھر اسی طرح ہوا۔ آخر مرید نے کہا۔ تین دن سے آپ کوئی دعا کر رہے ہیں جس کے متعلق الہام ہوتا ہے کہ نہیں سنی جائے گی۔ پھر کیوں آپ دعا کرتے چلے جاتے ہیں۔ پیر صاحب نے کہا نادان! میں تو بیس سال سے یہی دعا کر رہا ہوں اور مجھے یہی الہام ہو رہا ہے مگر میں نہیں گھبرایا۔ اور تو تین دن جواب سن کر گھبرا گیا ہے۔ بات یہ ہے کہ خدا کا کام قبول کرنا یا نہ کرنا ہے۔ اور میرا کام دعا مانگنا ہے۔ وہ اپنا کام کر رہا ہے اور میں اپنا کام کر رہا ہوں۔ لکھا ہے اس پر معاً خدا نے کہا کہ اس عرصہ میں تم نے جتنی دعائیں کی ہیں سب قبول کی گئیں۔

پس بندہ کا کام یہ ہے کہ اپنے کام میں لگا رہے۔ نماز میں اگر توجہ قائم نہیں رہتی تو نہ رہے یہ اس کے بس کی بات نہیں ہے۔ اس کا کام یہ ہے کہ نماز نہ چھوڑے۔ مگر بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جب انسان ظاہر میں نیکی کرتا ہے تو اس کا اثر باطن پر پڑتا ہے اور انسان پاک ہوتا جاتا ہے لیکن اگر اس طرح بھی کامیابی نہ ہو۔ انسان ارادے کرتا رہے۔ مگر وہ ٹوٹ ٹوٹ جائیں۔ اٹھتا رہے مگر پھر گر گر جائے۔ ہمت کرتا رہے لیکن ناکامی کا منہ دیکھنا ہی نصیب ہو۔ ایسے انسان کو یقیناً سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کے دل پر بہت زنگ لگ گیا ہے اور اس کے دور کرنے کے لئے تفصیلی علاج کی ضرورت ہے کیونکہ اس پر نفس غالب آ چکا ہے اور وہ مغلوب ہو گیا ہے اور وہ احساسِ انانیت جس کی طرف میری اس نظم میں جو کل پڑھی گئی اشارہ کیا گیا ہے۔ وہ مٹ گیا ہے اور وہ اس جانور کی طرح ہو گیا ہے جسے انسان نکیل ڈال کر جہاں چاہتا ہے لے جاتا ہے۔ اس کا نفس بھی اسے نکیل ڈالے لئے پھرتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا نہیں کیا کہ بعض باتیں نہ کرے بلکہ اس لئے پیدا کیا ہے کہ کرے۔ چنانچہ یہ نہیں فرمایا کہ ہم نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ فلاں کام نہ کرے۔ بلکہ یہ فرمایا کہ ہم نے اس لئے پیدا کیا ہے کہ عبادت کرے۔ پس ہم دنیا میں کام کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں نہ اس لئے کہ کچھ نہ کریں۔ نفی بطور پرہیز کے ہوتی ہے یعنی مقصد کے حصول میں جو روکیں ہیں ان کو الگ کر دو۔ لیکن مقصد نفی نہیں ہوتا۔ اگر پیدائش انسانی کی غرض نفی ہوتی تو اس کے پیدا کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ وہ غرض تو اس کے پیدا ہونے کی صورت میں زیادہ اچھی طرح پوری ہو رہی تھی۔ یہ غرض تو ایسی ہے جیسے ہندوؤں کے خدا کی تعریف کہ وہ یہ بھی نہیں اور وہ بھی نہیں۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو نفی کے لئے نہیں بلکہ اثبات کے لئے پیدا کیا ہے۔ گو نفی بطور پرہیز کے شامل ہو۔ پس اصل بحث یہ ہے کہ انسان کیا کیا بنے۔ نہ یہ کہ کیا کیا نہ بنے۔

دوسری بات جسے ہم نظر انداز نہیں کر سکتے یہ ہے کہ نفس کی مثال گھوڑے کی سی ہے بے شک گھوڑے کو ورزش کرانی چاہیئے اور اتنا دبلا رکھنا چاہیئے کہ خواہ مخواہ سوار کو نہ گرا دے۔ مگر کیا کوئی شخص ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ گھوڑے کو دبلا کر کے سوار بن گیا ہو۔ ایک سفر میں ایک دوست جو سوار نہ تھے کہنے لگے۔ میں گھوڑے پر سوار نہیں ہونگا۔ اگر سوار کرانا ہے تو کوئی دبلا گھوڑا لا دو۔ ان کے کہنے پر ایک دبلا گھوڑا لایا گیا تو وہ اس سے بھی خوف ہی ظاہر کرتے رہے اور کہنے لگے کہ کیا اس سے دبلا اور چھوٹا کوئی نہیں ہے؟ پس اگر سواری نہ آتی ہو تو گھوڑے کو دبلا کرنے سے نہیں آسکتی۔ اس لئے نفس کو دبلا کر کے یہ سمجھنا کہ ہم اس پر قابو پا لیں گے اور پھر جس طرح چاہیں اسے چلائیں گے ایک وہم ہے۔ صرف نفس کے دبلا کرنے سے نہیں بلکہ اس پر قابو پانے کا ہنر سیکھنے سے نفس پر قابو ہو گا۔

تیسری بات جسے ہم نظر انداز نہیں کر سکتے یہ ہے کہ گناہ نفس کے قبضہ میں آجانے سے ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ نفس کے مر جانے سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً بے غیرتی ہے۔ یہ نفس کے مر جانے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ ایسے موقعہ پر تو یہ ضرورت ہوتی ہے کہ نفس میں طاقت پیدا کی جائے۔ تا کہ وہ ایسے موقعہ پر کام کر سکے۔

غرض جس طرح کام لینے کے لئے گھوڑے کو کبھی دبلا کیا جاتا ہے اور کبھی موٹا بھی یہی حالت نفس کی ہے۔ نہ تو اسے بالکل مار دینا چاہیئے اور نہ اتنا سرکش بنا دینا چاہیئے کہ کوئی بات ہی نہ مانے۔

سب سے اوّل روک عرفان الٰہی کے حاصل ہونے میں ارتکاب گناہ ہے۔

(حضرت فضل عمر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات

نون سین

کویت میں نیا رویہ

کہا جاتا ہے کہ جب سے کویت سے عراقیوں کو نکالا گیا ہے وہاں کے بنیاد پرست مسلمان آہستہ آہستہ حقیقی اقتدار کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ بیرونی سفارت کار اور کویتی دونوں کا یہ خیال ہے کہ آئندہ عنقریب بنیاد پرستوں کو بالادستی حاصل ہو گی۔ لیکن یہ بھی کہا جاتا ہے کہ کویت کے بنیاد پرست دوسری خلیج ریاستوں کے خاص طور پر ایران کے اور الجیریا کے۔ بنیاد پرستوں سے بہت مختلف ہیں۔ کیونکہ ان کا کہنا ہے کہ وہ موجودہ نظام کا تختہ الٹنا نہیں چاہتے وہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ اسے کسی طرح اسلامی رنگ دے دیا جائے بہت سے اسلامی گروپ دنیا میں ایسے ہیں جنہیں ہم پسند نہیں کرتے۔ بعض ان میں سے انتہا پسند ہیں جو چاہتے ہیں کہ حکومتوں کا تختہ الٹ دیا جائے اور ایسا کرنے کے لئے تشدد استعمال کیا جائے۔ ہم اس بات کے قائل نہیں ہیں۔ احمد بکر جو سنی مسلمانوں کے رہنما ہیں اور وہ اپنی پارٹی کو مسلم سنی سلف کہتے ہیں یعنی آباؤ اجداد کے طریق پر چلنے والی پارٹی انکا کہنا ہے کہ ہم کسی طرح بھی تشدد کے قائل نہیں ہیں۔ ہمارے ملک تو اسلامی ہی ہیں چاہے کیسے بھی ہوں ہمارے بہت سے قوانین شریعت کے مطابق ہیں۔ اور ہم اس بات کا مطالبہ کرتے رہتے ہیں کہ شریعت کو بالادستی حاصل ہونی چاہئے لیکن ہم اس بات کا مطالبہ نہیں کرتے کہ موجودہ حکومتوں کو بدل دیا جائے اور نئے سربراہ لائے جائیں کویتیوں کا کہنا ہے کہ مقامی شیعہ برادری بالکل سلف کے خیالات کی ہے اور اس بات کا بہت امکان ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے تعاون کریں خاص طور پر جب اکتوبر میں انتخابات منعقد ہوں۔ مغربی سفارت کاروں کا کہنا ہے کہ کویت کے زیادہ تر بنیاد پرست اپنے ہمسائے ملکوں کے بنیاد پرستوں سے بہت مختلف ہیں۔ اگرچہ گذشتہ چند ہفتوں سے کسی حد تک تشدد کی کارروائیاں بھی دیکھنے میں آئی ہیں۔ وہ ہدف جو غیر اسلامی معلوم ہوتے ہیں ان کو منہدم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن سلف پارٹی کے لیڈر مسٹر بکر ایسی کارروائیوں کی مذمت کرتے ہیں ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ ایسی کارروائیوں کو مبالغہ کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔ سلف پارٹی ۱۹۷۰ء میں تشکیل پائی تھی جب بہت سے عربوں نے اسرائیل کی جنگ میں شکست کے بعد اپنے آپ کو مذہب سے زیادہ قریب کر لیا تھا۔

رابین اور فلسطین

مشرق وسطیٰ میں قیام امن کا اگلا دور روم میں عنقریب ہونے والا ہے اس دور کی تاریخ مقرر کرنے کے لئے اور بعض نئی باتوں سے فلسطینیوں اور اسرائیلیوں یعنی عربوں اور اسرائیلیوں کو آگاہ کرنے کیلئے امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ جیمز بیکر نے مشرق وسطیٰ کا دورہ کیا۔ یروشلم میں انہوں نے پانچ فلسطینی نمائندوں سے تین گھنٹے تک گفتگو کرنے کے بعد کہا کہ میرا خیال ہے کہ ہماری گفتگو میں پیش رفت ہوئی ہے۔ اگرچہ یہ کہنا مناسب ہو گا کہ ٹھوس نتائج کے لئے ہمیں ابھی کچھ انتظار کرنا پڑے گا۔ انہوں نے مصر، شام، اردن اور سعودی عرب کے راہنماؤں سے ملاقاتیں کر کے مشرق وسطیٰ کے امن کے لئے اب تک جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ آئندہ ہونے کی امید ہے اسکے متعلق باہمی گفت و شنید کی۔ یروشلم میں انہوں نے بتایا کہ نئے اسرائیلی وزیر اعظم اس معاملے میں خاصا سنجیدہ ہیں اور وہ یقیناً یہودی بستیوں کو کسی نہ کسی طرح کم کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہ علاقہ جہاں یہودی بستیاں بسائی جا رہی ہیں۔ ۱.۷۵ ملین فلسطینیوں کا علاقہ ہے۔

جب رابین نے اپنے عہدے کا حلف اٹھایا اور پہلی کیبنٹ میٹنگ کی تو فیصلہ یہ کیا گیا کہ بستیوں کا بسانا فوری طور پر معطل کر دیا جائے تاکہ اس سلسلے میں مزید مطالعہ کرنے کا موقعہ ملے۔ جہاں تک فلسطینیوں کا اس سلسلے میں خیال ہے وہ یہ ہے کہ رابین جو کچھ بھی کر رہے ہیں یا جو کچھ کرنے کے ارادے کا انہوں نے اظہار کیا ہے وہ کافی نہیں ہے۔ بلکہ بعض عرب راہنماؤں نے تو اس خیال کا اظہار کیا ہے۔

باقی ص۷ پر

محمد خان رانا ایڈووکیٹ

قارئین الفضل کی ضیافت طبع کے لئے

الفضل کے قارئین کرام کی خدمت میں دو لطائف پیش کر رہا ہوں۔ ایک لطیفہ سیاسی اور دوسرا ادبی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ کسی نے دنیا میں رائج مختلف سیاسی اور اقتصادی نظام ہائے کی یوں تشریح و تعبیر کی ہے۔ اور تمثیلی رنگ میں ان کے سیاسی اور اقتصادی نظام کا نقشہ یوں کھینچا ہے:۔

سوشلزم: آپ کے پاس دو گائیں ہیں ایک آپ خود رکھ لیں اور دوسری آپ اپنے ہمسایہ کو دے دیں۔

کمیونزم: آپ کے پاس دو گائیں ہیں۔ حکومت دونوں گائیں آپ سے خود لے لیتی ہے۔ اور آپ کو دودھ مہیا کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔

فاشزم: آپ کے پاس دو گائیں ہیں۔ دونوں گائیں حکومت آپ سے چھین لیتی ہے اور ان کا دودھ آپ کو قیمتاً مہیا کرے گی۔

کیپٹلزم: آپ کے پاس دو گائیں ہیں۔ آپ ایک فروخت کر کے اس کے عوض ایک سانڈھ بیل خرید لیں۔

نازی ازم: آپ کے پاس دو گائیں ہیں۔ حکومت دونوں ضبط کر لیتی ہے اور آپ کو گولی مار دیتی ہے۔

ٹریڈ یونین ازم: آپ کے پاس دو گائیں ہیں۔ گورنمنٹ دونوں گائیں لے لیتی ہے۔ ایک گائے کو گولی مار کر ہلاک کر دیتی ہے اور دوسری گائے کا دودھ دوھ کر زمین پر پلٹ دیتی ہے۔

اخلاقی سبق یہ حاصل ہوا: کہ انسان کو گائیوں سے کوئی سروکار نہیں رکھنا چاہیئے لیکن پنجابی محاورہ یا کہاوت کے مطابق یوں کہنا بہتر ہے کہ "بھیڑوں کے جسم پر کوئی اون نہیں چھوڑتا"۔

دوسرا ادبی لطیفہ یوں ہے کہ غالب کا ایک مشہور شعر ہے ؎

بوئے گل نالۂ دل دودِ چراغِ محفل
جو تیری بزم سے نکلا سو پریشاں نکلا

بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ یہ شعر غالب کا نہیں بلکہ چچا غالب نے پہلا مصرع تو پورے کا پورا اڑایا ہوا ہے اور دوسرے مصرع کا ترجمہ کر دیا ہے۔ لیکن کیا خوب ترجمہ کیا ہے۔ آدمی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اصل شعر یوں ہے۔ جو فارسی کے مشہور شاعر حضرت بیدل کا ہے۔ ؎

بوئے گل نالۂ دل دودِ چراغِ محفل
ہر کہ از بزم تو برخاست پریشاں برخاست

یہ بات ہمیں مکرم و محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر مدظلہ نے بتائی ہے۔ اب دیکھئے آج تک کسی نے غالب پر سرقہ تو رہا ایک طرف توارد تک کا الزام عائد نہیں کیا۔ اور یہ بات ہوتی ہے انسان کے قد و قامت اور اس کے مرتبے کی۔ ہم تو کہیں گے کہ غالب نے اسی شعر کو اردو میں منتقل کر کے اردو ادب اور اردو خواں طبقہ پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ ورنہ اردو خواں طبقہ اس شعر کی چاشنی، گہرائی و گیرائی سے محروم رہتا۔ بعض چور ایسے بھی ہوتے ہیں۔ کہ انسان خواہش کرتا ہے کہ کاش وہ ہمارا کچھ چرا لیں ؎

محابا کیا ہے میں ضامن اِدھر دیکھ
شہیدانِ نگہ کا خوں بہا کیا

مکرم و محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایک نابغۂ روزگار محقق، ماہر لسانیات اور عالم بے بدل ہیں۔ آپ کی علوم السنہ پر تحقیق حضرت بانی جماعت احمدیہ کے اس دعوٰی پر مبنی ہے کہ "عربی ام الالسنہ ہے" اور آپ نے حضور کے اسی قول کو بنیاد بنا کر مختلف ادوار میں مختلف زبانوں پر تحقیق کی۔ اور آپ یہ ثابت کرنے میں بفضلِ خدا کامیاب رہے کہ واقعی عربی ام الالسنہ ہے۔ آپ کی جب تین کتابیں "ARABIC THE SOURCE OF LANGUAGES" ۱۹۶۳ء میں "ENGLISH TRACED TO ARABIC" ۱۹۶۶ء میں اور پھر ۱۹۸۲ء میں "SANSKRIT TRACED TO ARABIC" چھپ کر منصۂ شہود پر آئیں تو جناب خالد احمد صاحب نے روزنامہ پاکستان ٹائمز کی ۲۱ مئی ۱۹۸۲ء کی اشاعت کے ادبی حصہ میں ایک پُر مغز مقالہ محترم شیخ صاحب کے فوٹو کے ساتھ بعنوان "سنسکرت اور عربی" سپرد قلم کیا۔ جناب خالد احمد صاحب نے محترم شیخ صاحب کی ٹھوس تحقیق اور مذکورہ بالا کتب ہائے کی تحریر و تدوین پر کی گئی عرق ریزی کو سراہتے ہوئے آخر میں لکھا کہ شیخ صاحب نے سنسکرت کے ۹ ہزار بنیادی حروف و مصادر پر سولہ سال تک تحقیق کر کے کتاب مکمل کی ہے اور ان کے اس کام کو بیرون ملک کئی ماہرین لسانیات نے سراہا ہے نیز ان کی ایک کتاب کا ترجمہ جرمن زبان میں شائع بھی ہو چکا ہے۔ جناب خالد احمد صاحب اپنا تبصرہ اس حسرت ناک

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری شبیر احمد

سڈنی کی سیر

اپریل ۱۹۸۹ء کی بات ہے کہ خاکسار کو اپنی اہلیہ سلمیٰ بیگم صاحبہ سمیت سڈنی شہر کی سیر کا موقعہ ملا۔ آسٹریلیا کی احمدی جماعتوں نے جب ماہ مارچ ۱۹۸۹ء میں جشن تشکر کی تقریبات منعقد کیں تو سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشاد کے تحت ان میں نمائندگی کا شرف حاصل ہوا۔ ان تقریبات کے بعد محترم سید شکیل احمد صاحب منیر امیر و مربی انچارج آسٹریلیا مشن نے خاکسار اور اہلیہ ام کو سڈنی شہر کی سیر کروائی۔ بیگم شکیل احمد جو رشتہ میں میری بھانجی لگتی ہیں بھی ہمراہ رہیں۔

مارسڈن پارک جہاں احمدیہ مشن اور بیت الہدیٰ واقع ہیں۔ سڈنی شہر سے قریباً پچاس میل کے فاصلہ پر ہے بذریعہ کار ہم سڈنی شہر کے دل میں جاکر رکے اور کار پارک کرنے کے بعد سیر میں مشغول ہو گئے۔

وکٹوریہ بلڈنگ سب سے پہلے ایک عظیم الشان شاپنگ سنٹر دیکھا جو وکٹوریہ بلڈنگ کے نام سے موسوم ہے۔ گرانی کے باعث شاپنگ کی جرأت تو نہ ہوئی۔ البتہ شوق دید میں ہم نے اس کا کونہ کونہ چھان مارا۔ اس تین منزلہ عمارت میں متحرک سیڑھیاں بہت دلچسپی کا باعث بنیں اور اوپر نیچے آنے جانے میں بڑی مفید ثابت ہوئیں ورنہ دو خواتین کی ہمراہی میں ساری بلڈنگ کی سیر قریباً ناممکن ہو جاتی۔

مونوریل ہمارے میزبان نے دوپہر کا کھانا میکڈانلڈ میں کھلایا اور اس کے بعد مونوریل کی سیر کرائی۔ یہ ایک ٹرین ہے چھوٹے سائز کی جو خاصی بلندی پر ایک آہنی گارڈر پر چلتی ہے۔ اس ریل کی سواری کے دوران سڈنی شہر کے دائیں بائیں حصوں کی خود بخود سیر ہو گئی۔ یہ ہمارے لئے بالکل نیا اور دلچسپ تجربہ تھا۔ تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر اس میں سوار ہونے اور اترنے کے لئے پلیٹ فارم بنے ہوئے ہیں۔ ٹکٹ بھی معمولی ہوتا ہے۔ شہر کے گنجان علاقوں میں سے بل کھاتی ہوئی گزرتی ہے اور ہر بڑی چھوٹی عمارت کی زیارت کروا دیتی ہے۔

سڈنی ٹاور پھر ہمارے میزبان ہمیں سڈنی ٹاور کے دامن میں لے گئے۔ ایک لفٹ کے ذریعہ سڈنی ٹاور کی بلند ترین منزل میں پہنچ گئے۔ وہاں سے سڈنی کے خوبصورت شہر کا حسن چاروں طرف بکھرا ہوا نظر آتا ہے۔ فلک بوس عمارتیں، جھیلیں، جنگلات اور قدرتی نظارے ہر سمت قابل دید تھے اسقدر بلندی سے ارد گرد کے میدان میں ابھرتے ہوئے حسن کو بالکل قریب سے دیکھنے کیلئے چاروں طرف دوربینیں نصب تھیں جن کے ذریعہ ہم سب لطف اندوز ہوئے۔ دوربین کی فیس معمولی تھی مگر نظارے بڑے خوبصورت اور دلفریب تھے۔

ہائیڈ پارک لندن کی طرح ہائیڈ پارک کے نام سے ایک پارک سڈنی میں بھی ہے۔ جہاں ہم نے ظہر اور عصر کی نمازیں باجماعت ادا کیں۔ ہم نے ایک بوڑھے انگریز کو عیسائیت کی تبلیغ کے لئے پمفلٹ تقسیم کرتے ہوئے بھی دیکھا۔ میں نے بھی ایک پمفلٹ لے لیا۔ انجیل کے اقتباسات پیش کئے گئے تھے مجھے اس بوڑھے کے جذبہ دعوت و تبلیغ پر رشک آیا۔

اوپیرا ہاؤس سڈنی میں ایک عمارت اوپیرا ہاؤس کہلاتی ہے جو سڈنی ٹاور سے تو یوں نظر آ رہی تھی گویا ساحل سمندر پر کچھ کشتیاں کھڑی ہیں جن پر مخروطی چھتیں ہیں مگر قریب جانے پر اس کی وسعت خوبصورتی اور تعمیر کی جدت پسندی کا ایک عجیب نظارا دیکھا۔ وہ اتنے وسیع و عریض ہال کمروں پر مشتمل ہے کہ بڑی بڑی سماجی تقریبیں اور دعوتیں وہاں منعقد کیجاتی ہیں۔ پس منظر میں سمندر کا نظارہ بہت ہی پرکیف تھا۔ سڈنی میں ویسے تو بے شمار قابل دید مقامات ہیں مگر ہم نے وقت اور وسائل کے مطابق اتنی سیر پر ہی اکتفا کی۔

عبدالباسط شاہد

بہتر صحت کیلئے چند کارآمد مشورے

قدرت کا یہ اٹل قانون ہے کہ عمر میں اضافہ کے ساتھ بعض تبدیلیاں ناگزیر ہوتی ہیں۔ مگر یہ حقیقت بھی اپنی جگہ مسلّم ہے کہ ہر شخص یہ خواہش رکھتا اور کوشش کرتا ہے کہ عمر کی گھڑیاں جلد جلد نہ گزریں اور بڑھاپے سے ہر قیمت پر بچنے کی کوشش کی جائے۔ یہ امر تو ممکن نہیں ہے کہ انسان بڑی عمر تو حاصل کرلے مگر بڑھاپے سے محفوظ رہے تاہم بعض ایسی تدابیر اور احتیاطیں اختیار کی جا سکتی ہیں جن سے بڑھاپے کے آثار مثلاً خشک اور کھردری جلد اور جھریاں وغیرہ کی رفتار کو سست اور کم کیا جا سکے۔

اس امر پر تحقیق کرنے والے ایک سائنسدان نے بعض مفید مشورے دیئے ہیں ممکن ہے یہ آپ کے لئے بھی کارآمد ہوں۔ ان کے خیال میں اپنے وزن کو برقرار رکھنے کی کوشش بہت ضروری ہے۔ غیر ضروری وزن اور موٹاپا جلد بڑھاپے کو ہی نہیں جلد موت کو دعوت دیتا ہے۔ وزن کے ایک دفعہ بڑھ جانے کے بعد اسے کم کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے لیکن اگر آپ بمشکل اس کام کو سرانجام دے بھی لیں تو اس کی وجہ سے جلد کی پہلے والی موزونیت واپس نہیں آسکے گی اس طرح چہرا بھی بھدا لگنے لگتا ہے۔ انسانی جلد کے مشہور ماہر البرٹ ایل وارنر کے نزدیک عمر میں اضافہ کے ساتھ ساتھ جلد کے ساتھ چربی کی جو ضروری تعداد اس کی صحت و خوبصورتی کے لئے ہونی چاہیئے وہ پتلی ہو جاتی یا کم پڑ جاتی ہے جس سے جھریاں گہری ہو جاتیں اور جلد ڈھیلی پڑ جاتی ہے۔ کوئی غذا چہرے کی ان تبدیلیوں کو روک تو نہیں سکتی۔ البتہ مناسب غذا کے استعمال سے اس عمل کی رفتار کو سست اور ہلکا ضرور کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح اگر پانی کی مطلوبہ مقداد استعمال نہ کی جائے تو روزانہ پیشاب پسینہ وغیرہ کی وجہ سے پانی کی جو کمی ہو جاتی ہے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ اس صورت میں جسم اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے جلد سے رطوبت حاصل کرنا شروع کر دیتا ہے اور اس کے نتیجہ میں جلد پر بڑھاپے کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ پانی کی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے بکثرت پانی پینا چاہیئے یا ایسی سبزیاں اور پھل استعمال کرنے چاہئیں جن سے یہ ضرورت بخوبی پوری ہو جائے۔ اس سلسلہ میں ایک عام غلط فہمی کا ازالہ بھی ضروری ہے۔ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں ہم چائے۔ کافی۔ کوکاکولا وغیرہ قسم کے مشروبات استعمال کر لیتے ہیں جو پانی کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اس کے متبادل کا کام دے سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان مشروبات سے یہ مقصد حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ ان میں کیفین پائی جاتی ہے جو جلد کی رطوبت کو کم کر کے فائدہ کی بجائے نقصان کا باعث ہو سکتی ہے۔ ایک اور ضروری امر یہ ہے کہ پوری طرح چوکس ہو کر اپنا دفاع مضبوط رکھیں۔ بڑھاپے کے آثار، علامات کی تیزی کو ایسی مناسب غذا کی طرف توجہ دینے سے جو جسم میں بیماری کے مقابلہ کی صلاحیت کو بڑھائیں کم کیا جا سکتا ہے جسم کے اندر بیماری کے دفاع کا جو حیرت انگیز نظام موجود ہے وہ بکٹیریا اور وائرس وغیرہ کے حملوں سے محفوظ رکھنے میں بہت مدد دیتا ہے۔ تجربہ سے ثابت ہے کہ بڑھاپے میں لاحق ہونے والی بیماری اور کمزوری جلد دور نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ داخلی دفاعی نظام میں کمزوری آجاتی ہے اور خون میں سفید ذرات کم بنتے ہیں۔

وٹامن ای (E) اس دفاعی نظام کو مضبوط رکھنے میں بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ ایک تحقیقی ادارہ نے ۶۰ سال کی عمر سے زائد ۳۲ صحت مند افراد کو روزانہ دو دفعہ وٹامن ای (E) استعمال کرائی۔ جس کے نتیجہ میں ان کے دفاعی نظام میں نمایاں بہتری پیدا ہوئی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم فوری طور پر دوائیوں اور گولیوں کی طرف جھک جائیں اور ان کا کثرت سے استعمال شروع کر دیں بلکہ زیادہ مناسب ہوگا کہ سبز پتوں۔ مونگ پھلی اور سویا بین وغیرہ سے یہ مفید غذائی جزو حاصل کیا جائے۔

کھانے کی سادگی اور توازن بڑھاپے کی تکالیف و علامات سے محفوظ رکھنے کا ایک بہت ہی موثر ذریعہ ہے۔ دل کی بیماری کے خطرے سے بچنے کے لئے روزانہ ۳۰۰ ملی گرام سے کم کولیسٹرول استعمال کرنا چاہیئے اور کسی صورت میں بھی ۳۰ فیصدی سے زیادہ غذائی حرارے تیل و چربی وغیرہ سے حاصل نہیں کرنے چاہئیں یہ مفید غذائی جزو بھی عام خوراک سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

زندگی کے ابتدائی ۳۰ سالوں میں دودھ یا ایسی ہی دوسری غذاؤں سے جن میں کیلشیم کی وافر مقدار ہو ہڈیوں کی کمزوری اور بیماریوں سے بچنے میں مدد ملتی ہے۔ لیکن بعد میں کیلشیم مناسب طریق پر جزو بدن نہیں بن پاتی موجودہ تحقیق کے مطابق BORON اس کمی کو پورا کر سکتا

باقی اسی صفحہ کے کالم ۴ پر

بقیہ: کالم ۴ سے آگے

ہے اور یہ جزو ہے سیب۔ انگور اور مونگ پھلی وغیرہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ان باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کہنا تو غلط ہوگا کہ فلاں غذا یا دوا بڑھاپے کو روک دیتی ہے تاہم یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ مناسب و متوازن غذا جس میں ریشہ دار پھل پانی۔ ضروری وٹامن والی خوراک اور سبزیاں شامل ہیں۔ اسی طرح روزانہ سیر اور ہلکی ورزش عمومی صحت اور جلد کے لئے بہت مفید ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ کچھ عرصہ سے سانس کی تکلیف کیوجہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔

○ مکرم چوہدری عبدالعظیم صاحب بلڈ پریشر اور دل کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔

○ مکرم مبشر احمد صاحب حال جرمنی کی والدہ محترمہ امۃ الوہاب ضیاء صاحبہ بیوہ مکرم عبداللطیف خان صاحب (ننھا) کے گردے شوگر سے متاثر تھے۔ ہسپتال سے فارغ ہو کر گھر تشریف لے آئی ہیں۔ کمزوری اور نقاہت بہت زیادہ ہے اور چلنے پھرنے سے بھی ابھی قاصر ہیں۔

احباب ان کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال: مکرم ماسٹر رحمت علی صاحب ظفر نمائندہ الفضل سندھ کے چھوٹے بھائی مکرم ماسٹر نصیر احمد صاحب آف گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ ۲۲ جولائی ۹۲ء کو بجلی کا کرنٹ لگنے سے وفات پا گئے ہیں۔ آپ موصی تھے اگلے روز ۲۳ جولائی ۹۲ء کو ان کی نعش ربوہ لائی گئی۔ نماز جنازہ مکرم مقبول احمد صاحب ذبیح مربی سلسلہ نے ۹ بجے رات پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر آپ ہی نے دعا کروائی۔

○ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ کے بھتیجے مکرم ڈاکٹر مجدد احمد اعجاز صاحب پی ایچ ڈی ریاست ورجینیا امریکہ میں ۱۰۔ جولائی ۱۹۹۲ء بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ و تدفین ۱۷۔ جولائی کو ان کی اپنی اراضی ریاست ورجینیا میں ہوئی۔

○ مکرم ملک صادق الحسن صاحب محلہ دارالعلوم جنوبی ربوہ مورخہ ۲۰ اپریل ۹۲ء کو وفات پا گئے۔ اسی روز بعد نماز عصر البیت المہدی میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور قبرستان نمبر ۲ میں تدفین ہوئی احباب انکی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں

پتہ درکار ہے

"مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری فضل الٰہی سکول ٹیچر ساکن چک ۵۵/۱۲ ایل ضلع ساہیوال نے ۱۹ سال کی عمر میں ۱۹۵۵ء میں وصیت کی تھی۔ وصیت کے بعد سے موصیہ کا دفتر سے کوئی رابطہ نہیں موصیہ کا آخری ایڈریس منگوتار و علاقہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ ہے۔ اگر موصیہ خود پڑھیں یا کسی کو موصیہ کے ایڈریس کے متعلق علم ہو تو دفتر نظارت بہشتی مقبرہ میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔"

اعلان داخلہ
نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

ناگزیر وجوہ کی بناء پر اکیڈمی میں ایف ایس سی کلاس میں داخلہ کے لئے ترمیم شدہ پروگرام یہ ہے:

فارم داخلہ جمع کروانے کی آخری تاریخ یکم اگست ۱۹۹۲ء

انٹرویو ۲۔ اگست ۱۹۹۲ء

پرنسپل
نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

مکرم طارق اسلام صاحب مہتمم صحت جسمانی لکھتے ہیں:۔

"ہائیکنگ کلب پاکستان کا پروگرام آنمکرم نے کمال شفقت سے مورخہ ۲۰ جولائی کے الفضل میں نمایاں جگہ پر شائع کیا ہے منسلکہ چٹھی میں صدر ہائیکنگ کلب نے اپنی ایک غلطی کی تصحیح بھجوائی ہے۔ براہ مہربانی اسے شائع کر کے ممنون فرمائیں۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔

دی ہائیکنگ کلب پاکستان کا پروگرام
(مجلس خدام الاحمدیہ۔ پاکستان)

ضروری تصحیح

۲۰ جولائی ۹۲ء کی الفضل میں کلب کا پروگرام شائع ہوا۔ اس میں دو باتیں غلط آگئی ہیں احباب ان کی تصحیح فرمالیں۔

۱۔ مزینو یاس (FT-۱۷۶۶۴) ۱۲ دن اس کی فیس ۱۸۵۰/- روپے ہوگی۔ (پہلے سہواً ۳۰۰۰ لکھا گیا تھا۔

۲۔ TKS کورس کی تاریخیں ۱۷ اگست تا ۲۴ اگست ہیں۔

رابطہ: جی پی او بکس نمبر ۱۱۱۸
پشاور صدر فون ۲۱۶۲۱ (۰۵۲۱)

خاکسار
ڈاکٹر حامد احمد
ڈائریکٹر دی ہائیکنگ کلب پاکستان۔ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

اگر کوئی بچہ بیت الحمد میں شور کرے تو اسے پیار اور محبت سے سمجھائیے کہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ بیت الحمد اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے ہے اور اس میں نہایت سنجیدگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہنا چاہیئے۔

بقیہ صفحہ ۳ سے آگے

دوسری طرف جب خدا تعالیٰ کا سورج چڑھتا تو خدا تعالیٰ کا یہ عاشق صادق خدا تعالیٰ کا پیغام مکہ والوں کو پہنچانے کے لئے پھر نکل کھڑا ہوتا۔ پھر تمام دن وہی گالیاں وہی دھمکیاں اور وہی ڈراوے ہوتے تھے اور اسی میں شام ہو جاتی۔ مگر جب رات کا پردہ حائل ہوتا تو وہ سمجھتے کہ شاید آج یہ خاموش ہو گیا ہوگا۔ مگر وہ جس کے کانوں میں خدائی آواز گونج رہی تھی وہ مکہ والوں سے ڈر کر کیسے خاموش ہو جاتا۔ اگر تو اس کی رات سوتے گذرتی تو بے شک اس پیغام کو بھول جاتا۔ مگر جب اس کے سوتے کی حالت جاگنے ہی کی ہوتی تو وہ کیسے بھول سکتا تھا۔ وہ سبق جو دہرایا نہ جائے بے شک بھول سکتا ہے۔ مگر جب آپؐ کی یہ حالت تھی کہ جونہی سرہانے پہ سر رکھا وہی آواز آنی شروع ہو جاتی تو آپؐ کس طرح اس پیغام کو بھول جاتے۔ بس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان ہی میں یہ آواز آئی اور رمضان ہی میں آپؐ نے غار حرا سے باہر نکل کر لوگوں کو وہ تعلیم سنانی شروع کی اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اترا دوسری جگہ فرماتا ہے۔ قرآن لیلۃ القدر میں اتارا گیا ہے۔

رمضان رَمَضَ سے نکلا ہے جس کے معنے عربی زبان میں جلن اور سوزش کے ہیں۔ خواہ وہ جلن دھوپ کی ہو خواہ بیماری کی۔ اس لئے رمضان کا مطلب یہ ہوا کہ ایسا موسم جس میں سختی کے اوقات اور ایام ہوں۔ ادھر فرمایا ہم نے اسے رات کو اتارا ہے اور رات تاریکی اور مصیبت پر دلالت کرتی ہے پس ان دونوں آیتوں میں یہ بتایا گیا ہے کہ (اللہ تعالیٰ کا پیغام) تکالیف اور مصائب کے ایام میں ہوا کرتا ہے۔

جب تک کوئی قوم مصائب اور شدائد سے دوچار نہیں ہوتی۔ جب تک اس کے دن راتیں نہیں بن جاتے۔ جب تک وہ بھوک اور پیاس کی شدت سے تکلیف نہیں اٹھاتی۔ جب تک انسانی جسم اندر اور باہر سے مصیبت نہیں اٹھاتا اس وقت تک خدا تعالیٰ کا کلام اس پر نازل نہیں ہو سکتا۔

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

کہ رابین کی باتیں عرب راہنماؤں میں اختلاف پیدا کرنے کے لئے منظر عام پر آئی ہیں۔ وہ اسرائیل کے لئے جو کچھ کرنا چاہتے ہیں ضرور کریں گے۔ اور فلسطینیوں کے حقوق کو نظر انداز کرنے میں بھی انہیں کوئی تردد نہیں ہوگا لیکن بہر حال جو بیانات رابین نے دئے ہیں ان سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ وہ فلسطینیوں کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور کرنا چاہتے ہیں۔ بستیوں کا بنانا محدود کر دینا اور ایک سال میں فلسطینیوں کو سلف رول دے دینا یہ تجزیہ نگاروں کی نگاہ میں خاصی بڑی باتیں ہیں اور ان کا خیال ہے کہ اب فلسطینیوں کو اپنے خیالات بدل لینے چاہئیں اور جو کچھ انہیں ملتا ہے وہ لے کر مزید کا مطالبہ کرنا چاہیئے۔

بقیہ صفحہ ۵ کالم ۴ سے آگے

تأسف پر ختم کرتے ہیں، کہ شیخ صاحب سے کہیں کم تر درجہ اور معیار پہ علمی و ادبی کام کرنے والوں کو اپنے ملک میں انعام و اکرام سے نوازا گیا ہے لیکن شیخ صاحب کے کام کی اپنے ملک میں کما حقہ پذیرائی نہیں کی گئی) کوئی پذیرائی کرے یا نہ کرے ہم تو یہ جانتے ہیں کہ ؎

حاجت مشاطہ نیست روئے دلآرام را

؎ نہیں محتاج زیور کا جسے خوبی خدا نے دی
کہ دیکھو چاند بن گہنے بھلا معلوم ہوتا ہے

قارئین کرام اپنے ملک میں مانگنے کے کئی طریقے اور ڈھنگ ہیں کوئی گا کر مانگتا ہے تو کوئی جانور نچا کر مانگتا ہے۔ ہم نے دو لطائف سنا کر قارئین الفضل سے اپنے پیارے اور محترم شیخ صاحب کی درازیٔ عمر اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی بھیک مانگی ہے۔ جو دے اس کا بھی بھلا جو نہ دے اس کا بھی بھلا۔

؎ فقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ ۲۹ جولائی۔ گذشتہ روز بجلی صبح ۶ بجے سے ساڑھے تین بجے دن تک بند رہی۔ آج صبح سے ہلکی نم دار ہوا چل رہی ہے تاہم تیز دھوپ نکلی ہوئی ہے۔ کہیں کہیں بادلوں کے اکا دکا ٹکڑے تیرتے نظر آتے ہیں۔ آج ہلکی بارش بھی ہوئی۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ محترمہ بے نظیر کے پاس استعفوں کا کوئی جواز نہیں ہے ایم کیو ایم کے اراکین اسمبلی کے پاس تو جواز موجود تھا کہ ان کے ساتھی گرفتار کئے گئے تھے مگر محترمہ بے نظیر بھٹو کس وجوہ پر استعفے دیں گی۔ اگر انہوں نے ایسا کیا تو انہیں اپنی اہمیت کا اندازہ ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اعصاب مضبوط ہیں لوگ میرے ساتھ ہیں انہیں چاہئے کہ استعفے دے ہی دیں۔ انہوں نے کہا کہ محترمہ بے نظیر اور ان کا شکست خوردہ ٹولہ جانتا ہے کہ ہمارے ترقیاتی کاموں کے اثرات اگلے سال ظاہر ہونا شروع ہو جائیں گے۔ پھر وہ کبھی نہیں جیت سکیں گے۔ وہ قومی اسمبلی کے ۲۲ اور پنجاب اسمبلی کے ۲۱۰ اراکین سے اسلام آباد میں خطاب کر رہے تھے۔
انہوں نے کہا کہ محترمہ بے نظیر اب اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کی احتجاجی تحریک کو لوگ لانگ مارچ کی طرح مسترد کر دیں گے انہوں نے کہا کہ پی ڈی اے کے اراکین قومی اسمبلی کے استعفوں کی صورت میں حکومت نے ۶۰ دن کے اندر اندر ضمنی انتخابات کا فیصلہ کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "محترمہ" ہمارے مفاہمانہ جذبے کو دیکھ کر اب بلیک میلنگ پر اتر آئی ہیں۔

○ سکھر میں عوام نے فوج سے بھرپور تعاون کرتے ہوئے بڑی مقدار میں ناجائز اسلحہ برآمد کروا دیا۔ گذشتہ دس دنوں میں فوج نے نئے اور پرانے سکھر کے مختلف علاقوں سے ۱۲ ریوالور ۶ پستول، ۱۲ ماؤزر، ایک ٹوبابٹن، ۳۰ خودکار پستول، ایک کلاشنکوف، ۳ سنگل اور ۲ بیرل بندوقیں، سیون ایم ایم کی ایک رائفل، اور ۱۵ سو کارتوس و گولیاں برآمد کی ہیں۔

○ بارسلونا اولمپک کے ہاکی مقابلوں میں پاکستان نے ملائیشیا کے بعد نیوزی لینڈ کو بھی ہرا دیا۔

○ پولیس نے الطاف حسین کو مفرور ملزم قرار دے دیا ہے۔ الطاف حسین سلیم شہزاد، عمران فاروق، صفدر باقری اور ایم کیو ایم کے ۱۵ کارکنوں کے خلاف عبوری چالان انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں بھیج دیا گیا ہے جس میں ایک گرفتار شدہ کے علاوہ باقی تمام افراد کو مفرور قرار دیا گیا ہے۔ اس مقدمہ میں ملزموں پر ایم کیو ایم کے باغیوں کو اسلحہ کے زور پر اغوا کر کے ٹارچر سیلوں میں تشدد کا نشانہ بنائے جانے کے الزامات ہیں۔

○ آزاد کشمیر کے وزیراعظم سردار عبدالقیوم خان نے کہا ہے کہ نواز شریف کا تعلق متوسط طبقے سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ تبدیلیاں مارشل لاء سے آتی ہیں اور مارشل لاء نہیں لگے گا۔

○ تینوں فوجی سربراہوں کی سفارتی تقریبات میں شرکت پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ صدر اور وزیراعظم بھی تقریبات میں نہیں جائیں گے۔

○ روزنامہ جنگ کے خلاف مختلف الزامات لگانے کا سلسلہ پنجاب کے وزیراعلیٰ نے تیسرے دن بھی جاری رکھا تاہم انہوں نے کہا کہ میں عدالت میں جانے کی بجائے اپنا کیس صحافی برادری کے سامنے رکھوں گا۔

○ آل انڈیا ریڈیو نے جنرل مرزا اسلم بیگ کی خاموشی کو معنی خیز قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ایم کیو ایم کے زبردست حامی تھے۔

○ صدر اور اپوزیشن کے درمیان اختلافات ختم کرانے کے لئے ۵ اہم سیاستدانوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔

○ مسلم لیگی لیڈر نثار محمد خان نے کہا ہے کہ اجمل خٹک دہشت گردوں کے سرپرست رہے ہیں اگر اے این پی الگ بھی ہو جائے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

○ سندھ سے پی ڈی اے کے چار اراکین کے بعد اب پنجاب سے تعلق رکھنے والے تین افراد نے بھی استعفے دینے سے انکار کیا ہے۔

○ گوجرانوالہ کے دو صنعتکاروں کو ۸۷ روز کے بعد خیبر ایجنسی سے برآمد کر لیا گیا۔ یہ رہائی پولیٹیکل حکام کی طرف سے شروع کئے گئے آپریشن کلین اپ کے سبب ملی۔ صنعت کاروں کی نشاندہی پر شلوبر خیل قبیلہ کے درجنوں افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔

○ پاکستان مسلم لیگ نے ایم کیو ایم کے اراکین کی طرف سے خالی کی جانے والی نشستوں پر اپنے امیدوار کھڑے کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ انتخابات فوج کی نگرانی میں ہونے چاہئیں۔

○ انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت نے پیپلز پارٹی کے سلمان تاثیر اور دیگر ۳ ملزموں پر بغاوت کے الزام میں فرد جرم عائد کر دی ہے۔

○ قومی اسمبلی کا ۳ اگست کو شروع ہونے والا اجلاس ۶۸ روز جاری رہے گا۔ وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور اسد الرحمان نے کہا کہ امید ہے پی ڈی اے اسمبلیوں سے مستعفی ہونے کی غلطی نہیں کرے گی۔

○ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے حیدرآباد میں چھاپے مارنے کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ پرائمری سکول کی گراؤنڈ کھود کر اسلحہ برآمد کر لیا گیا ہے۔

اعلان داخلہ برائے ڈسپنسر کلاس

میڈیکل سپرنٹنڈنٹ الائیڈ ہسپتال پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد نے ڈسپنسر ٹریننگ کورس کے داخلہ کے لئے ضلع فیصل آباد کے رہائشی امیدواروں سے مجوزہ فارم پر درخواستیں طلب کی ہیں۔ فارم ان کے دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ درخواستیں بھجوانے کی آخری تاریخ ۳ اگست ۹۲ء ہے۔ قواعد و ضوابط مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مدت ٹریننگ : ایک سال
۲۔ تعلیمی قابلیت : میٹرک کم از کم ۵۰ فیصد نمبروں سے پاس کیا ہو۔ (فزکس کیمسٹری، بیالوجی کے ساتھ)
۳۔ حد عمر : ۱۷ تا ۲۳ سال
۴۔ زنانہ امیدواروں کے لئے اگر انہوں نے کسی ایسے سکول سے میٹرک پاس کیا ہو جہاں ہائیجین، فزیالوجی پڑھائی جاتی ہو لیکن فزکس کیمسٹری بیالوجی نہ پڑھائی جاتی ہو۔ درخواست دینے کی اہل ہیں۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ ۲۱ جولائی ۹۲ء ملاحظہ فرمائیں

(ناظر تعلیم)

دانت مت نکلوائیے
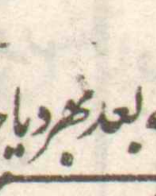
دانت نکالنا کوئی علاج نہیں ہے
درد والے دانت کو کامیاب علاج کے بعد بھر دیا جاتا ہے
دانتوں سے خون پیپ کا آنا۔ پانی گرم سرد لگنا۔ دانتوں کا ہلنا۔ پائیوریا کے تسلی بخش علاج کیلئے تشریف لائیں۔
ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔

لنڈن اور جرمنی سے مزید تجربہ حاصل کرنے کے بعد
خاندانی معالج
امراض دندان
پرانے تجربہ کار
ڈاکٹر بشیر احمد دندان ساز
چنیوٹ میں ربوہ والے
پرانا اڈہ لاریاں۔ نزد صدر چونگی چنیوٹ
فون کلینک : ۹۴۵۰
کوڈ چنیوٹ : ۴۶۶

قدرتی دانتوں کی مانند
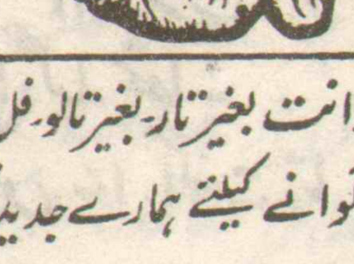
خوبصورت اور مضبوط مصنوعی دانت
دانت بغیر تار۔ بغیر تالو۔ فل سیٹ لگوانے کیلئے ہمارے جدید تجربہ سے فائدہ اٹھائیں۔ جن سے آپ تمام اشیاء بآسانی چبا سکتے ہیں۔